

روم رؤیا کو قائم کرتا ہے - نمبر پانچ

ایڈونٹ ازم میں بار بار اٹھنے والے نبوت سے متعلق تنازعات کی نقاب کشائی: تیری قوم کے لٹیروں کی تفہیم

Jeff Pippenger

2024-08-09

گزشتہ مضمون میں ہم نے نبوت سے متعلق تنازعات کے چھ سلسلوں کی نشاندہی کی، جو ملیرائٹ دور سے لے کر آج تک ایڈونٹ ازم کی تاریخ میں پیش آئے ہیں۔ میرا دعویٰ ہے کہ دانی ایل باب گیارہ کی آیت چودہ میں "تیری قوم کے غارتگر" کے بارے میں پہلا اور آخری تنازعہ نبوتی لحاظ سے یکساں ہیں۔ ملیرائٹوں نے "غارتگر" سے مراد روم لیا، اور پروٹسٹنٹوں نے تعلیم دی کہ "غارتگر" ایک شامی بادشاہ تھا جس کا نام انطیوخس ایپیفانیس تھا۔

اور ان ایام میں بہت سے لوگ بادشاہ جنوب کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں گے؛ اور تیرے لوگوں کے غارتگر بھی رؤیا کو قائم کرنے کے لیے سر اٹھائیں گے، لیکن وہ گر پڑیں گے۔ دانی ایل ۱۱:۱۴۔

آیت دس سے آغاز ہوتا ہے اور آیت پندرہ تک مصر اور شام کی بادشاہیوں کے درمیان ایک جنگ کی تصویر کشی کی گئی ہے۔ اس عبارت میں مصر کو بادشاہ جنوب اور شامی بادشاہ کو بادشاہ شمال کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ آیت دس اس واقعے کی نشاندہی کرتی ہے جسے مؤرخین 219 قبل مسیح میں چوتھی شامی جنگ کا آغاز کہتے ہیں، اور آیات گیارہ اور بارہ 217 قبل مسیح کی رافیا کی جنگ اور اس کے بعد کے حالات کو بیان کرتی ہیں۔ پھر آیات تیرہ تا پندرہ 200 قبل مسیح کی پانیوم کی جنگ کی نشاندہی کرتی ہیں۔ آیات دس تا پندرہ میں شامی بادشاہ انطیوخس کبیرے، جو سلوکی سلطنت کا حکمران تھا۔

آیت دس اس تاریخی پس منظر کو بیان کرتی ہے جب انطیوخس اعظم نے اُن علاقوں کو واپس لینے کے لیے جنگ شروع کی جو برسوں پہلے سلوکی سلطنت سے چھین لیے گئے تھے۔ اس آیت میں وہ 219 قبل مسیح میں کھوئے ہوئے علاقے دوبارہ حاصل کرتا ہے، مگر عارضی طور پر اپنی جارحانہ کارروائیاں روک دیتا ہے اور اپنی فوجی طاقت کو دوبارہ منظم کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ کھوئے ہوئے علاقوں پر دوبارہ قابو پا چکا تھا اور مصر کی سرحد تک پہنچ گیا تھا، جو جنوبی مملکت تھی جس پر بطلموسی خاندان حکمرانی کرتا تھا۔ 219 قبل مسیح اور 217 قبل مسیح کے درمیان، جنوب کے بادشاہ اور شمال کے بادشاہ دونوں نے قریب آتی جنگ رافیہ کے لیے منصوبہ بندی کی۔

جنگ رافیا 217 قبل مسیح میں ہوئی، اور مصر کی جنوبی سلطنت، جس پر بطلموس حکمران تھا، شامی بادشاہ انطیوخس اعظم پر غالب آ گئی، جو نبوتی عبارت میں شمال کا بادشاہ کہلاتا ہے۔ پھر آیات تیرہ سے پندرہ میں، سترہ سال بعد یعنی 200 قبل مسیح میں، انطیوخس اعظم، جو اس وقت فلپ مقدونی کے ساتھ اتحاد کر چکا تھا، نے مصر کے ساتھ پانیوم کی جنگ لڑی۔ اس وقت مصر کی جنوبی سلطنت میں پانچ یا چھ برس کا ایک کم سن بادشاہ تھا، اور انطیوخس اعظم اور فلپ اس کم سن بادشاہ سے فائدہ اٹھانے سے باز نہ آئے، اور پانیوم کی جنگ میں انطیوخس اعظم غالب آ گیا۔ پانیوم کی جنگ کو بیان کرنے والی تین آیات میں آیت چودہ بھی شامل ہے، جہاں نبوتی بیانیے میں ایک نئی طاقت متعارف کرائی جاتی ہے۔

تیری قوم کے لٹیروں جنوب کے مصری بادشاہ، شمال کے سلوکی بادشاہ، یا مقدونی حکمران فلپ سے ایک مختلف طاقت ہیں۔ ملرائٹس نے یہ تسلیم کیا کہ تیری قوم کے لٹیروں روم ہیں۔ عبری کے بنیادی الفاظ میں سے ایک، جس کا ترجمہ 'لٹیروں' کیا گیا ہے، اس کا مطلب 'توڑنے والا' ہے۔ نبوت میں بت پرست

روم کو اس طاقت کے طور پر پیش کیا گیا ہے جو ٹکڑے ٹکڑے کر دے گی۔

اس کے بعد میں نے رات کے رؤیا میں دیکھا، اور دیکھو ایک چوتھا درندہ نمودار ہوا، نہایت ہولناک اور خوفناک، اور انتہائی طاقتور؛ اور اس کے بڑے لوہے کے دانت تھے؛ وہ نکلتا اور ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا، اور باقی کو اپنے پاؤں سے روند ڈالتا تھا؛ اور وہ اپنے سے پہلے کے سب درندوں سے مختلف تھا؛ اور اس کے دس سینگ تھے۔ دانی ایل 7:7۔

جب یوریاہ اسمتھ ڈاکوؤں پر تبصرہ کرتے ہیں، تو وہ ایک مؤرخ کا حوالہ دیتے ہیں جو یہ نشاندہی کرتا ہے کہ ڈاکو توڑنے والوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔

اب ایک نئی قوت متعارف کرائی جاتی ہے—'تیری قوم کے لٹیرے'؛ اور لفظاً، جیسا کہ بشپ نیوٹن کہتا ہے، 'تیری قوم کے توڑنے والے۔' دور، دریائے ٹائبر کے کناروں پر، ایک سلطنت بلند حوصلہ منصوبوں اور تاریک عزائم کے ساتھ اپنے آپ کو پروان چڑھا رہی تھی۔ ابتدا میں چھوٹی اور کمزور تھی، مگر حیرت انگیز تیزی سے قوت اور توانائی میں بڑھتی گئی، ادھر ادھر احتیاط سے ہاتھ بڑھا کر اپنی قوت آزماتی اور اپنے جنگجو بازو کی سختی پرکھتی رہی، یہاں تک کہ اپنی طاقت سے آگاہ ہو کر اس نے اقوام زمین کے درمیان بے باکی سے سر اٹھایا اور ناقابل شکست ہاتھ سے ان کے معاملات کی باگ سنبھال لی۔ اس کے بعد تاریخ کے صفحے پر روم کا نام ثبت ہو گیا، جسے طویل زمانوں تک دنیا کے امور پر قابو پانا تھا اور وقت کے اختتام تک اقوام کے درمیان زبردست اثر ڈالنا تھا۔

”روم نے کلام کیا؛ اور شام اور مقدونیہ نے جلد ہی اپنے خواب کی صورت پر ایک تبدیلی آتی ہوئی پائی۔ رومیوں نے مصر کے نوجوان بادشاہ کی طرف سے مداخلت کی، یہ عزم کرتے ہوئے کہ اسے اس تباہی سے محفوظ رکھا جائے جو انطیوخس اور فلپس نے اس کے لیے تدبیر کی تھی۔ یہ 200 قبل مسیح کا واقعہ تھا، اور شام اور مصر کے معاملات میں رومیوں کی ابتدائی اہم مداخلتوں میں سے ایک تھا۔“ Uriah Smith, Daniel and Revelation, 257۔

آیات میں بیان کی گئی پیشگوئی تقریباً بیس برس کے عرصے میں 219 قبل مسیح سے 200 قبل مسیح تک پوری ہوئی، لیکن انبیاء آخری ایام کے بارے میں ان دنوں سے زیادہ بات کرتے ہیں جن میں وہ خود زندہ تھے۔

قدیم نبیوں میں سے ہر ایک نے اپنے زمانے کے لیے کم اور ہمارے لیے زیادہ کلام کیا، تاکہ ان کی پیشگوئیاں ہمارے لیے نافذ ہوں۔ 'اب یہ سب باتیں ان کے ساتھ نمونہ کے طور پر واقع ہوئیں: اور وہ ہماری تنبیہ کے لیے لکھی گئی ہیں، جن پر دنیا کی انتہائیں آپہنچی ہیں۔' 1 کرنتھیوں 10:11۔ 'اپنے لیے نہیں بلکہ ہمارے لیے وہ ان باتوں کی خدمت کرتے تھے، جو اب تمہیں ان لوگوں کے وسیلے سے سنائی گئی ہیں جنہوں نے روح القدس کے ساتھ، جو آسمان سے بھیجا گیا، تمہیں انجیل سنائی؛ جن باتوں میں فرشتے بھی جھانکنے کی خواہش رکھتے ہیں۔' 1 پطرس 1:12۔ . . .

بائبل نے اپنے خزانے اس آخری نسل کے لیے جمع کر کے یکجا کر دیے ہیں۔ عہد عتیق کی تاریخ کے تمام بڑے واقعات اور سنجیدہ معاملات کلیسیا میں ان آخری دنوں میں دہرائے جا چکے ہیں اور دہرائے جا رہے ہیں۔ منتخب پیغامات، کتاب 3، 338، 339۔

اگرچہ دانی ایل اس بیس سالہ عرصے میں زندہ نہ تھا جس پر ہم غور کر رہے ہیں، سسٹر واٹ کی تحریروں کے ذریعے ملنے والا الہام ہمیں یہ بتاتا ہے کہ دانی ایل باب گیارہ میں درج تاریخ کا بڑا حصہ دانی ایل باب گیارہ کی حتمی تکمیل میں دہرایا جائے گا۔

ہمارے پاس ضائع کرنے کا وقت نہیں ہے۔ ہمارے سامنے پُراشوب وقت ہے۔ دنیا جنگ کے جذبے سے برانگیختہ ہے۔ جلد ہی وہ مصیبت کے مناظر پیش آئیں گے جن کا ذکر پیشین گوئیوں میں ہے۔ دانی

ایل کے گیارہویں باب کی پیشین گوئی تقریباً اپنی پوری تکمیل تک پہنچ چکی ہے۔ اس پیشین گوئی کی تکمیل میں جو تاریخ رقم ہو چکی ہے، اس کا بڑا حصہ پھر دہرایا جائے گا۔ مینسکرپٹ ریلیز، نمبر 13، 394۔

دانیال باب گیارہ کی آیات دس تا پندرہ آخری دنوں کی تاریخ کی نمائندگی کرتی ہیں جو جلد آنے والے اتوار کے قانون تک لے جاتی ہیں، کیونکہ سولہویں آیت نشاندہی کرتی ہے کہ روم نے پہلی بار "جلالی سرزمین" کو کب فتح کیا۔

لیکن جو اس کے خلاف آئے گا وہ اپنی مرضی کے مطابق ہی کرے گا، اور کوئی اس کے سامنے کھڑا نہ ہو سکے گا؛ اور وہ اُس جلالی سرزمین میں قائم ہوگا، جو اُس کے ہاتھ سے تباہ کر دی جائے گی۔
دانیال 11:16

دانی ایل اپنی تحریروں میں "جلال والی سرزمین" کی اصطلاح دو مرتبہ استعمال کرتا ہے۔ پہلی مرتبہ آیت سولہ میں ہے، جب حقیقی بت پرست روم نے جلال والی سرزمین یہوداہ کو فتح کیا۔

"اگرچہ مصر شمال کے بادشاہ انطیوخس کے سامنے قائم نہ رہ سکا، تاہم انطیوخس بھی رومیوں کے سامنے قائم نہ رہ سکا، جو اب اُس کے خلاف آئے۔ اب کوئی بھی سلطنتیں اس ابھرتی ہوئی قوت کی مزاحمت کرنے کے قابل نہ رہیں۔ جب پومپی نے 65 قبل مسیح میں انطیوخس آسیاطیکوس کو اُس کی مملکت سے محروم کر دیا اور شام کو رومی صوبہ بنا دیا، تو شام فتح کر لیا گیا اور رومی سلطنت میں شامل کر دیا گیا۔"

"اسی قدرت کو سرزمین مقدّس میں بھی قائم ہونا تھا، اور اسے فنا کر دینا تھا۔ روم عہد اتحاد کے ذریعے 162 قبل مسیح میں خدا کے لوگوں، یعنی یہودیوں، سے وابستہ ہوا، اور اسی تاریخ سے وہ نبوتی تقویم میں ایک نمایاں مقام رکھتا ہے۔ تاہم، اس نے یہودیہ پر حقیقی فتح کے ذریعے 63 قبل مسیح تک اختیار حاکمیت حاصل نہ کیا؛ اور پھر یہ اس طرح ہوا۔" Uriah Smith, Daniel and Revelation, 259

وہ دوسری آیت، جس میں دانیال "شاندار سرزمین" کا استعمال کرتا ہے، اکتالیسویں آیت ہے۔

وہ شاندار سرزمین میں بھی داخل ہوگا، اور بہت سے ممالک مغلوب ہو جائیں گے؛ لیکن یہ اُس کے ہاتھ سے بچ نکلیں گے: یعنی ادوم، موآب، اور بنی عمون کے سردار۔ دانی ایل 11:41

یقیناً آیت اکتالیس آیت چالیس کے بعد آتی ہے، اور آیت چالیس ان الفاظ سے شروع ہوتی ہے: "اور وقت انجام پر"۔ The Great Controversy میں، بہن وائٹ 1798 کو "وقت انجام" قرار دیتی ہیں، لہذا آیت اکتالیس ان تاریخی واقعات کی نشان دہی کرتی ہے جو 1798 میں وقت انجام کے بعد پیش آتے ہیں۔

"لیکن وقت آخر میں، نبی فرماتا ہے، "بہت سے لوگ ادھر ادھر دوڑیں گے، اور علم میں اضافہ ہوگا۔" دانی ایل 12:4 ... 1798 سے دانی ایل کی کتاب کی مہر کھول دی گئی ہے، نبوتوں کے علم میں اضافہ ہوا ہے، اور بہت سوں نے یہ سنجیدہ پیغام سنایا ہے کہ عدالت قریب ہے۔" عظیم کشمکش، 356۔

آیت اکتالیس میں مذکور شاندار سرزمین زمانہ قدیم کا حرفی یہوداہ نہیں بلکہ روحانی جدید یہوداہ ہے۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ روحانی جدید یہوداہ ہے، اور آیت اکتالیس امریکہ میں عنقریب آنے والے اتوار کے قانون کی نشاندہی کرتی ہے۔

لیکن پہلے روحانی نہیں تھا بلکہ جسمانی؛ اور اس کے بعد روحانی۔ 1 کرنتھیوں 15:46

اس اتوار کے قانون کی تمثیل آیت سولہ میں ملتی ہے، کیونکہ دانی ایل کے گیارہویں باب کی تکمیل میں "جو تاریخ پیش آچکی ہے اس کا بڑا حصہ" دوبارہ دہرایا جاتا ہے۔ آخری ایام میں آیات دس تا پندرہ اُس تاریخ کی نمائندگی کرتی ہیں جو اتوار کے قانون سے پہلے کی ہے اور اسی تک لے جاتی ہے۔

ان پانچ آیات میں شمال کا بادشاہ اور جنوب کا بادشاہ—جن کی تکمیل سلوکی بادشاہ اینٹیوخس میگنس اور بطلمی سلطنت کے مصری بادشاہوں کے ذریعے ہوئی—ان قوتوں کی نمائندگی کرتے ہیں جو اُس تاریخ کا محور ہیں جو قریب الوقوع اتوار کے قانون تک لے جاتی ہے۔ یہ آیات ایک لاکھ چوالیس ہزار کی تحریک کی تاریخ کی نشاندہی کرتی ہیں، کیونکہ آیت دس 1989 میں سوویت یونین کے انہدام کی نشاندہی کرتی ہے، اور آیت سولہ قریب الوقوع اتوار کے قانون کی۔

مسیح ان آیات کو اس طرح نمایاں کرتے ہیں کہ آیت دس کو آیت چالیس کے ساتھ اور آیت سولہ کو آیت اکتالیس کے ساتھ ہم آہنگ کرتے ہیں۔ حقیقی جلالی زمین کا وہ براہ راست حوالہ، جو آیت اکتالیس کی روحانی جلالی زمین کی نمائندگی کرتا ہے، ان چھ آیات کا اختتام ہے، اور آغاز آیت دس ہے۔

جس طرح مسیح نے یہ یقینی بنایا کہ آیت سولہ کا آیت اکتالیس کے ساتھ براہ راست تعلق ہو، اسی طرح آیت دس کا بھی آیت چالیس کے ساتھ براہ راست تعلق ہے۔ آیت دس میں "طغیان کرے اور درمیان سے گزر جائے" کا جو اظہار ہے، وہ بعینہ وہی عبرانی ترکیب ہے جسے آیت چالیس میں "طغیان کرے اور عبور کرے" کے طور پر ترجمہ کیا گیا ہے۔ یہ ترکیب مقدس صحائف میں صرف ایک اور جگہ ملتی ہے، مگر وہاں اس کا ترجمہ آیت دس اور آیت چالیس سے کچھ قدر مختلف ہے۔ تاہم، یہ وہی عبرانی ترکیب ہے۔

اور وہ یہوداہ میں سے گزرے گا؛ وہ بہہ نکلے گا اور آگے بڑھے گا، یہاں تک کہ وہ گردن تک پہنچ جائے گا؛ اور اس کے پروں کا پھیلاؤ تیرے ملک کی چوڑائی کو بھر دے گا، اے عمانوئیل۔ اشعیا 8:8

اشعیاہ کا "اُمڈ پڑے اور آگے بڑھ جائے"، آیت دس کے "اُمڈ پڑے، اور گزر کر نکل جائے"، اور آیت چالیس کے "اُمڈ پڑے اور پار گزر جائے" کے برابر ہے۔ اس سے بڑھ کر یہ کہ ان تینوں آیات میں شمال کے بادشاہ کی جنوب کے بادشاہ پر چڑھائی بیان کی گئی ہے۔ اشعیاہ میں اشور کا شمالی بادشاہ سنحاریب یہوداہ، جو اسرائیل کی جنوبی بادشاہی تھی، پر حملہ آور تھا۔ آیت دس میں سلوکی سلطنت کا شمالی بادشاہ انطیوخس اعظم جنوب کی بادشاہی یعنی مصر پر حملہ کر رہا تھا۔ آیت چالیس میں شمال کا بادشاہ، یعنی پاپائی قوت، جسے آیت چالیس کے آغاز میں ایک مہلک زخم لگا تھا، جنوب کی الحادی قوت سوویت یونین پر حملہ آور تھا۔ ہر آیت شمال اور جنوب کے بادشاہوں کے درمیان ٹکراؤ کی ایک ہی نبوی ساخت کی نمائندگی کرتی ہے، اور ہر آیت میں شمال کا بادشاہ "اُمڈ پڑتا ہے اور پار گزر جاتا ہے"۔

اشعیا کی گواہی اور آیت دس دونوں یہ بتاتی ہیں کہ جب شمالی بادشاہ حملہ کرتا ہے تو وہ جنوبی سلطنت کے دارالحکومت میں داخل ہونے سے پہلے ہی رک جاتا ہے۔ سنحاریب اپنی جنگ یروشلم کی فصیلوں تک لے آیا، اور اس سے آگے نہیں بڑھا۔ ۲۱۹ قبل مسیح میں انطیوخس میگنس مصر کی سرحد تک آیا اور رک گیا۔ پھر دو سال بعد، ۲۱۷ قبل مسیح میں ہونے والی جنگ رافیا میں وہ شکست کھا گیا۔ سنحاریب یروشلم کی فصیلوں تک آیا اور جب خدا نے مداخلت کی تو وہ جنگ ہار گیا۔

پس آشور کے بادشاہ کے بارے میں خداوند یوں فرماتا ہے: وہ اس شہر میں داخل نہ ہوگا، نہ وہاں کوئی تیر چلائے گا، نہ ڈھال لیے اس کے سامنے آئے گا، نہ اس کے خلاف مورچہ باندھے گا۔ جس راستے سے وہ آیا ہے اسی سے وہ لوٹ جائے گا، اور اس شہر میں داخل نہ ہوگا، خداوند فرماتا ہے۔ کیونکہ میں اپنی خاطر اور اپنے خادم داؤد کی خاطر اس شہر کی حفاظت کروں گا کہ اسے بچاؤں۔ اور ایسا ہوا کہ اسی رات خداوند کا فرشتہ نکلا اور آشوریوں کے لشکر میں ایک لاکھ پچاسی ہزار کو مار ڈالا؛ اور جب لوگ صبح سویرے اٹھے تو دیکھا کہ سب مردہ لاشیں تھیں۔ پس آشور کا بادشاہ سنحاریب روانہ ہوا، چلا گیا اور لوٹ کر نینوہ میں رہنے لگا۔ اور ایسا ہوا کہ جب وہ اپنے دیوتا

نسروک کے مندر میں عبادت کر رہا تھا تو اس کے بیٹوں ادرملک اور شرایزر نے اسے تلوار سے مار ڈالا؛ اور وہ ملکِ ارمینیا کی طرف بھاگ گئے۔ اور اس کا بیٹا اسرحدون اس کی جگہ بادشاہ ہوا۔ 2 سلاطین 32:19-37.

1989 میں شمال کے بادشاہ نے سوویت یونین کو بہا دیا، لیکن وہ سوویت یونین کے دارالحکومت کو مغلوب نہ کر سکا۔ روس اپنی جگہ قائم رہا۔ اگلی لڑائی، جس کی مثال آیات گیارہ اور بارہ میں ملتی ہے، جنگِ رافیہ تھی، جس کی مثال سنحاریب کی فوج کی شکست اور اس کی بعد ازاں موت سے بھی ملتی ہے، جو جنوبی بادشاہ کی فتح کی نشاندہی کرتی ہے—سنحاریب کی روایت میں یہوداہ، اور انطیوخس اعظم کی روایت میں رافیہ۔

آیت دس آیت چالیس سے براہِ راست ربط قائم کرتی ہے اور آیت سولہ آیت اکتالیس کے ساتھ براہِ راست ربط قائم کرتی ہے۔ آیات دس تا سولہ 1989 سے اتوار کے قانون تک کی تاریخ کی نمائندگی کرتی ہیں۔ یہ آیت آیت چالیس میں موجود ایک پوشیدہ تاریخ کی نمائندگی کرتی ہے جو 1989 میں سوویت یونین کے انہدام سے شروع ہوتی ہے اور اتوار کے قانون تک جاری رہتی ہے۔ آیت دس احبار باب چھبیس کے 'سات گنا' کو اس پوشیدہ تاریخ کے ساتھ بھی براہِ راست جوڑتی ہے، لیکن حق کی وہ لکیر اس بات سے باہر ہے جسے ہم یہاں پیش کر رہے ہیں۔

میلرائٹ تاریخ میں، ایڈونٹسٹ تحریک کے اندر روم کی درست شناخت سے متعلق چھ بنیادی تنازعات میں سے پہلا پیش آیا، اور یہ اس بات پر تھا کہ آیت چودہ کے غارتگر کس کی نمائندگی کرتے ہیں۔ پروٹسٹنٹ اس بات کے قائل تھے کہ وہ انطیوکس ایپیفینس کی نمائندگی کرتے ہیں، اور میلرائٹس نے ان کی شناخت روم کے طور پر کی۔ ایڈونٹسٹ تحریک میں روم کی درست شناخت سے متعلق آخری تنازع بھی آیت چودہ کے انہی غارتگروں پر ہے۔ ایک گروہ، جو میلرائٹس کی نمائندگی کرتا ہے، میلرائٹس کی بنیادی تفہیم کو برقرار رکھے ہوئے ہے، جس کی توثیق روحِ نبوت نے کی تھی۔

میں نے دیکھا ہے کہ 1843 کا چارٹ خداوند کے ہاتھ کی رہنمائی میں تھا، اور اسے تبدیل نہیں کیا جانا چاہیے؛ کہ ارقام ویسے ہی تھے جیسے وہ چاہتا تھا؛ کہ اس کا ہاتھ ان پر تھا اور اس نے بعض ارقام میں ایک غلطی کو چھپا رکھا تھا، تاکہ کوئی اسے دیکھ نہ سکے، جب تک اس کا ہاتھ ہٹا نہ لیا گیا۔ ابتدائی تحریرات، صفحہ 74۔

وہ مقدس چارٹ 164 قبل مسیح کے نوٹیشن کے ذریعے تنازع کی نشان دہی کرتا ہے۔

164 انطیوخس ایپیفانوس کی موت، جو ظاہر ہے کہ شہزادہ شہزادگان کے خلاف کھڑا نہیں ہوا، کیونکہ شہزادہ شہزادگان کی پیدائش سے 164 سال پہلے ہی وہ مر چکا تھا۔

مقدس چارٹ پر اس تنازعے کا حوالہ اس واحد سچائی کی نمائندگی کرتا ہے جو مقدس چارٹ پر پیش کی گئی ہے اور جو خدا کے کلام کی کسی نبوی عبارت پر مبنی نہیں ہے۔ اس طرح یہ ایک سنگِ میل کی نشاندہی کرتا ہے، بائبل کی تاریخ کا نہیں بلکہ ایڈونٹسٹ تاریخ کا، اور "اسے تبدیل نہیں کیا جانا چاہیے"، کیونکہ یہی تنازعہ یہ واضح کرتا ہے کہ نبوی رؤیا کس طرح قائم کی جاتی ہے۔ اس بنیادی سچائی کو رد کرنا بیک وقت روحِ نبوت کی جانب سے مقدس چارٹ کی توثیق کے اختیار کو رد کرنے کے مترادف ہے۔

شیطان کا بالکل آخری فریب یہ ہوگا کہ وہ روحِ خدا کی گواہی کو بے اثر کر دے۔ "جہاں رؤیا نہیں وہاں لوگ ہلاک ہوتے ہیں" (امثال 18:29)۔ شیطان چالاک ہے، مختلف طریقوں سے اور مختلف ذرائع کے ذریعے، خدا کی باقی ماندہ قوم کے حقیقی گواہی پر اعتماد کو متزلزل کرنے کے لیے کام کرے گا۔ وہ گمراہ کرنے کے لیے جعلی رؤیا لے آئے گا، اور جھوٹ کو سچ کے ساتھ ملا دے گا، یہاں تک کہ لوگوں میں ایسی بیزاری پیدا ہو جائے گی کہ وہ ہر اس چیز کو جو رؤیا کے نام سے موسوم ہو، جنونیت کی ایک قسم سمجھیں؛ لیکن مخلص جانیں جھوٹ اور سچ کا تقابل کر کے ان کے درمیان

تمیز کرنے کے قابل ہو جائیں گی۔ سیلیکٹڈ میسیجز، جلد 2، صفحہ 78۔

"تیری قوم کے لٹیروں" کا آخری تنازعہ پہلے جیسا ہی ہے، اور اُس علامت کی سمجھ کے بغیر جو روپا کو قائم کرتی ہے، "قوم ہلاک ہو جاتی ہے۔" وہ "ہلاک" اس لیے ہوتے ہیں کہ وہ "روح خدا کی شہادت کو بے اثر کر دیتے ہیں۔"

دوسرا طبقہ یہ دعویٰ کرتا ہے کہ آیت چودہ میں مذکور 'لٹیروں' سے مراد امریکہ ہے۔ وہ طبقہ یہ دیکھنے سے قاصر ہے یا دیکھنا نہیں چاہتا کہ آیات دس تا پندرہ میں انطیوخس اعظم امریکہ کی نمائندگی کرتا ہے۔ جس طرح ملرائٹ تاریخ کے پروٹسٹنٹوں نے دعویٰ کیا تھا کہ 'لٹیروں' سے مراد انطیوخس ہے، اسی طرح دیکھنے سے انکار کرنے والا یہ طبقہ 'لٹیروں' کی شناخت اُس قوت (امریکہ) کے طور پر کرتا ہے جس کی تمثیل انطیوخس سے ہوتی ہے۔

سنحاریب کا یہوداہ پر حملہ، جو دارالحکومت یروشلم تک پہنچا اور ناکام ہو گیا، سنحاریب کے سپہ سالار ریشاقہ کی قیادت میں تھا۔

پس اب میں تیری منت کرتا ہوں کہ تو میرے آقا شاہ آشور کے ساتھ عہد کر، اور میں تجھے دو ہزار گھوڑے دوں گا، بشرطیکہ تو اپنی طرف سے اُن پر سوار بٹھانے کے قابل ہو۔ پھر تو میرے آقا کے ادنیٰ خادموں کے ایک سردار کا بھی کیسے مقابلہ کرے گا، اور رتھوں اور سواروں کے لیے مصر پر بھروسہ کرتا ہے؟ کیا میں اب خداوند کے بغیر اس جگہ کے خلاف اسے تباہ کرنے کو چڑھ آیا ہوں؟ خداوند نے مجھ سے کہا، اس ملک کے خلاف چڑھائی کر اور اسے تباہ کر۔ تب جَلکِیَاہ کے بیٹے اِلِیَاقِیْم اور شبنہ اور یواح نے ریشاقہ سے کہا، ہم تیری منت کرتے ہیں کہ اپنے بندوں سے آرامی زبان میں بات کر، کیونکہ ہم اسے سمجھتے ہیں؛ اور یہودیوں کی زبان میں ہم سے اُن لوگوں کے کانوں میں جو فصیل پر ہیں بات نہ کر۔ لیکن ریشاقہ نے اُن سے کہا، کیا میرے آقا نے مجھے تیرے آقا اور تجھ سے یہ باتیں کہنے کو بھیجا ہے؟ کیا اُس نے مجھے اُن مردوں کے پاس نہیں بھیجا جو فصیل پر بیٹھے ہیں، تاکہ وہ تمہارے ساتھ اپنا ہی پاخانہ کھائیں اور اپنا ہی پیشاب پئیں؟ پھر ریشاقہ کھڑا ہوا اور یہودیوں کی زبان میں بلند آواز سے پکار کر کہنے لگا، سنو عظیم بادشاہ، شاہ آشور کا کلام۔ ۲ سلاطین 23:18-28۔

ریشاقہ اپنے الفاظ نہیں بلکہ اشور کے بادشاہ سنحاریب کے الفاظ پیش کر رہا تھا۔ دانی ایل باب گیارہ آیت چالیس میں شمال کا بادشاہ پاپائی طاقت ہے جو زمانہ آخر میں 1798 میں ملحدانہ فرانس، یعنی جنوبی بادشاہ کے ہاتھوں ایک مہلک زخم کھا بیٹھا۔ اسی آیت میں شمال کا بادشاہ بالآخر جوابی کارروائی کرتا ہے اور 1989 میں جنوبی بادشاہت (سوویت یونین) پر سیلاب کی طرح چھا جاتا ہے۔ جب شمال کے بادشاہ نے وہ کام سرانجام دیا تو وہ اپنے ساتھ "رتھ، اور گھڑ سوار، اور بہت سے جہاز" لے کر آیا۔ "رتھ اور گھڑ سوار" فوجی قوت کی علامت ہیں اور "جہاز" اقتصادی طاقت کی علامت ہیں۔ یہ علامتیں 1989 کی فتح میں پاپائی روم کی نیابتی فوج کے طور پر امریکہ کی نشان دہی کرتی ہیں، جس کی تمثیل ریشاقہ ہے۔ آیت دس سے پندرہ تک انطیوخس اعظم امریکہ کی نمائندگی کرتا ہے، اور جیسا کہ ولیم ملرنے درست طور پر واضح کیا کہ آیت چودہ میں لفظ "also" نبوی بیانیے میں ایک نئی قوت کے داخل ہونے کو ظاہر کرتا ہے، اس لیے "robbers" لازماً ایک ایسی قوت کی نمائندگی کرتے ہیں جو جنوب کے بطالیمہ کے بادشاہوں، یا شمال کے بادشاہ انطیوخس، یا فلپ مقدونی، تینوں سے ممتاز ایک جدا قوت ہے۔

اس آیت میں جنوب کا بادشاہ بلا کسی شک کے مصر کا بادشاہ مراد ہے؛ لیکن تیرے لوگوں کے غارتگر سے کیا مراد ہے، یہ شاید بعض کے نزدیک ابھی تک مشتبہ ہے۔ یہ بات بالکل ظاہر ہے کہ اس سے نہ انطیوخس مراد ہے، نہ شام کا کوئی بادشاہ؛ کیونکہ فرشتے نے اس سے پہلے متعدد آیات تک اس قوم کے بارے میں گفتگو کی ہے، اور اب کہتا ہے، 'اور تیرے لوگوں کے غارتگر بھی' وغیرہ، جو واضح طور پر کسی اور قوم کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ میں مانتا ہوں کہ انطیوخس نے شاید

یہودیوں کو لوٹا ہو؛ لیکن یہ کس طرح 'رویا کو قائم' کر سکتا ہے، جبکہ رویا میں کہیں بھی انطیوخس کے ایسے کسی فعل کا ذکر نہیں؛ کیونکہ رویا میں وہ اس سلطنت سے تعلق رکھتا ہے جسے یونانی سلطنت کہا گیا ہے۔ پھر، 'رویا کو قائم کرنا' لازماً اس کو یقینی بنانا، مکمل کرنا، یا پورا کرنا ہی ہوگا۔ ولیم ملر، ملر کی تصانیف، لیکچر 6، 89۔

"انتیوخس" ایک نام تھا جسے شامی سلوقی سلطنت کے بہت سے بادشاہوں نے اختیار کیا تھا۔ اس سلطنت کا بانی سلوقی نیکیٹر تھا، اور سلوقی بادشاہوں کی مکمل فہرست میں کل ملا کر تقریباً چھبیس سے تیس بادشاہ شامل تھے۔ ان بادشاہوں میں سے بہت سوں نے "انتیوخس" نام اختیار کیا، بالکل اسی طرح جیسے بہت سے پوپ، جب وہ پوپ منتخب ہوتے ہیں، تخت نشینی کے نام اختیار کرتے ہیں۔ تمام پوپ "ضد مسیح" ہیں، جس کا مطلب ہے "مسیح کے خلاف"۔ لفظ "اینٹی" کا مطلب "خلاف" ہے۔ ضد مسیح ہونے کے نئے انہوں نے اپنے روحانی جد کا نام اختیار کیا ہے، جو شیطان ہے۔ الہام میں شیطان اور پوپ دونوں کی نشاندہی بطور ضد مسیح کی گئی ہے۔

"ضد مسیح کا یہ عزم کہ وہ اُس بغاوت کو جسے اُس نے آسمان میں شروع کیا تھا، انجام دے، نافرمانی کے فرزندوں میں کارفرما رہے گا۔" گواہیاں، جلد 9، 230۔

پوپ شیطان کا نمائندہ ہوتا ہے، اور اس طرح وہ دونوں مسیح کے خلاف ہیں، اور اسی لیے وہ "ضد مسیح" ہیں۔ جب وہ پوپ کا منصب سنبھالتے ہیں تو وہ ایک نام اختیار کرتے ہیں، اور شیطان کے زمینی نمائندے بن جاتے ہیں۔

دنیوی فوائد اور اعزازات حاصل کرنے کے لیے کلیسیا دنیا کے بڑے لوگوں کی عنایت اور حمایت کی طلب گار ہو گئی؛ اور یوں مسیح کو رد کر کے وہ شیطان کے نمائندے—روم کے بشپ—کے حضور اپنی وفاداری پیش کرنے پر آمادہ ہو گئی۔ عظیم کشمکش، صفحہ 50۔

تم ان کے اعمال سے انہیں پہچانو گے، اور پوپ حضرات وہی کام جاری رکھتے ہیں جو شیطان کرتا ہے۔

"روم کے پوپ کے ذریعے یہاں زمین پر بھی وہی کام جاری رکھا گیا ہے جو شہزادہ تاریکی کے اخراج سے پہلے آسمان کی عدالتوں میں جاری تھا۔ شیطان نے آسمان میں خدا کے قانون کی اصلاح کرنے اور اپنی طرف سے ترمیم پیش کرنے کی کوشش کی۔ اس نے اپنے فیصلے کو اپنے خالق کے فیصلے سے بلند کیا، اور اپنی مرضی کو یہوہ کی مرضی پر فوقیت دی، اور اس طرح عملاً یہ اعلان کیا کہ خدا خطا پذیر ہے۔ پوپ بھی اسی روش کو اختیار کرتا ہے اور اپنے لیے عصمت کا دعویٰ کرتے ہوئے، خدا کے قانون کو اپنے خیالات کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرتا ہے، یہ سمجھتے ہوئے کہ وہ آسمان و زمین کے خداوند کے قوانین اور احکام میں ان غلطیوں کی اصلاح کر سکتا ہے جنہیں وہ اپنے خیال میں ان میں دیکھتا ہے۔ وہ عملاً دنیا سے کہتا ہے: "میں تمہیں یہوہ کے قوانین سے بہتر قوانین دوں گا۔" آسمان کے خدا کی شان میں یہ کتنی بڑی توہین ہے!" سائنز آف دی ٹائمز، 19 نومبر، 1894۔

اگرچہ سلوقس نیکاتور نے سلوقی سلطنت قائم کی، لیکن بعد کے بہت سے بادشاہوں نے "انتیوخس" نام اختیار کیا—سلوقس کے نہیں بلکہ اس کے والد کے اعزاز میں۔ سلوقس کے والد، انطیوخس، ایک اشرافی شخص اور مقدونیہ کے بادشاہ فلپ دوم کی خدمت میں جنرل تھے، جو سکندر اعظم کے والد تھے۔ یہ اشرافی حیثیت اور فوجی پس منظر سلوقس کے اپنے نمایاں کردار اور سکندر اعظم کی وفات کے بعد اس کی بعد ازاں اقتدار تک رسائی کی بنیاد بنے۔

سلوقس کی سلطنت اس وقت قائم ہوئی جب اس نے سکندر کی سلطنت کے چار حصوں میں سے تین پر قبضہ کر لیا۔ روم بھی غلبہ حاصل کرنے اور شمال کا بادشاہ بننے کے لیے تین جغرافیائی طاقتوں کو فتح کرتا ہے۔ جب سلوقس نے مشرق، مغرب اور شمال کو اپنے زیر تسلط کر لیا، تو تاریخی روایت میں وہ شمال کا بادشاہ قرار پایا، اور اس کا دارالحکومت شہر بابل تھا۔ بعد کے بہت سے بادشاہوں نے اپنے

سیاسی جد امجد کی تکریم کے لیے شمالی تخت سنبھالتے وقت "انطیوخس" نام اختیار کیا۔ مماثلت دیکھنا آسان ہے، اگر آپ دیکھنا چاہیں۔ اگر نہ چاہیں، تو نہیں۔

نام "Antiochus" (یونانی میں Αντίοχος) یونانی عناصر "anti" (جس کا مطلب "کے خلاف" یا "برعکس") اور "ocheo" (جس کا مطلب "مضبوطی سے تھامنا" یا "برقرار رکھنا") سے آیا ہے۔ شمالی بادشاہوں نے یہ نام اپنے باپ کے ساتھ اپنے سیاسی ورثے کو برقرار رکھنے کے لیے اختیار کیا، جیسے ضد مسیح (پوپ) حکمرانی شروع کرتے وقت نام اختیار کرتے ہیں۔ جس طرح پوپ اپنے باپ، یعنی ابلیس، کے نمائندے ہیں، اسی طرح شامی سلطنت کے انطیوخس بھی اپنے باپ کے نمائندوں کی علامت ہیں۔ اس اطلاق میں انطیوخس اپنے باپ کا قائم مقام ہے۔ 1989 میں پاپائی طاقت کا قائم مقام ریاستہائے متحدہ تھا، اور دنیوی شواہد ضد مسیح، پوپ جان پال دوم، اور رونالڈ ریگن کے درمیان اس تعلق کی تائید کرتے ہیں جو انہوں نے سابق سوویت یونین کو گرانے کے لیے اپنی کاوش میں قائم کیا۔

آیات دس سے سولہ میں، پہلی اور آخری آیت میں آیات چالیس اور اکتالیس کے براہ راست حوالے موجود ہیں۔ آیت دس براہ راست آیت چالیس کی نمائندگی کرتی ہے۔ آیت سولہ براہ راست آیت اکتالیس کی نمائندگی کرتی ہے۔ یہ آیات دانیال کی نبوت کے اس حصے کی نمائندگی کرتی ہیں جو آخری ایام سے متعلق ہے۔

جو کتاب مہر بند کی گئی تھی وہ مکاشفہ کی کتاب نہ تھی بلکہ دانی ایل کی نبوت کا وہ حصہ تھا جو آخری ایام سے متعلق تھا۔ کلام مقدس فرماتا ہے: "لیکن تو، اے دانی ایل، ان باتوں کو بند کر دے اور کتاب پر مہر لگا دے، آخری وقت تک؛ بہت سے لوگ ادھر ادھر دوڑیں گے اور علم میں اضافہ ہوگا" (دانی ایل 12:4)۔ جب کتاب کھولی گئی تو یہ اعلان کیا گیا: "اب مزید وقت نہ ہوگا۔" (دیکھیں مکاشفہ 10:6)۔ اب دانی ایل کی کتاب کی مہر کھل چکی ہے، اور مسیح نے جو مکاشفہ یوحنا کو دیا تھا وہ تمام اہل زمین تک پہنچنا ہے۔ علم کے بڑھنے کے وسیلہ سے ایک قوم تیار کی جائے گی تاکہ آخری دنوں میں قائم رہ سکے۔۔۔

"پہلے فرشتے کے پیغام میں لوگوں کو خدا، ہمارے خالق، کی عبادت کرنے کے لیے بلایا جاتا ہے، جس نے دنیا اور اس میں موجود ہر چیز بنائی۔ انہوں نے پاپائیت کے ایک ادارے کی تعظیم کی ہے، یہوواہ کی شریعت کو اثر کر دیا ہے، لیکن اس موضوع پر علم میں اضافہ ہونا ہے۔" منتخب پیغامات، کتاب 2، 105، 106۔

زمانہ اختتام 1989 میں، دانیال کے گیارہویں باب کی آخری چھ آیات 'دانیال کی اُس پیشگوئی کے حصے' کی نمائندگی کرتی ہیں جو آخری دنوں سے متعلق ہے۔ جب اس پر سے مہر ہٹائی گئی تو اسے پہچانا گیا، اور اس مہر کشائی نے 'پاپائیت کا ادارہ، یہوواہ کی شریعت کو اثر کرنا' کے بارے میں علم میں اضافہ کیا۔ الفا اور اومیگا ہمیشہ ابتدا کے ذریعے انجام کو واضح کرتا ہے، اور 1989 میں شروع ہونے والا آزمائشی عمل عبادت گزاروں کے دو طبقات پیدا کرنے کے لیے مرتب کیا گیا تھا۔

اور اُس نے کہا، اے دانیال، تو اپنی راہ چل: کیونکہ یہ باتیں آخر کے وقت تک بند اور مہر کی گئی ہیں۔ بہت سے لوگ پاک کیے جائیں گے، سفید کیے جائیں گے، اور آزمائے جائیں گے؛ لیکن بدکار بدی ہی کریں گے؛ اور بدکاروں میں سے کوئی نہ سمجھے گا؛ لیکن دانشمند سمجھیں گے۔ دانیال 12:9، 10۔

ہم اب اس آزمائشی عمل کے آخری مرحلے میں ہیں، کیونکہ ایڈونٹزم کے آغاز میں لٹیروں سے متعلق جو تنازعہ تھا وہ اب دوبارہ دہرایا جا رہا ہے۔ لٹیروں کو ریاستہائے متحدہ قرار دینا، انطیوخس کو لٹیروں کے طور پر قرار دینے کے برابر ہے۔ یہ ملرائٹس اور پروٹسٹنٹ کے درمیان عین وہی تنازعہ ہے۔

آزمائش کے عمل کے اختتام پر، بالکل اسی طرح جیسے اس کے آغاز میں، جو 1989 میں شروع ہوا تھا، یہوداہ کے قبیلے کا شیر دانی ایل کی پیشگوئی کے اُس حصے کی مہر کھولتا ہے جو آخری دنوں سے

متعلق ہے۔ 1989 میں یہ دانی ایل باب گیارہ کی آخری چھ آیات تھیں، اور اختتام پر یہ آیت چالیس کی پوشیدہ تاریخ ہے، جس کی مثال آیات دس سے سولہ میں پائی جاتی ہے۔

ہم آئندہ مضامین میں ایڈونٹ ازم کی تاریخ میں تنازعات کے چھ خطوط پر اپنی غور و فکر جاری رکھیں گے۔ ان چھ تنازعات میں سے پہلا تنازع انہی چھ میں سے آخری تنازع کی عکاسی کرتا ہے۔ ہم پہلے اور آخری تنازعات کو استعمال کریں گے تاکہ انہیں باقی چار تنازعات پر منطبق کریں، جب کہ ہم ان امور کو وا کھولیں گے جو راستبازی کے دشمن کی ان کوششوں سے متعلق ہیں کہ وہ خدا کے لوگوں کو "روبا" کو درست طور پر تقسیم کرنے سے روکے، جس کی بنیاد روم کی علامت پر رکھی گئی ہے۔

جب تک ہم ان لمحوں کی اہمیت کو نہیں سمجھتے جو تیزی سے ابدیت میں ڈھلتے جا رہے ہیں، اور خدا کے عظیم دن میں کھڑے ہونے کے لیے تیاری نہیں کرتے، ہم بے وفا امین ثابت ہوں گے۔ پہرے دار کو رات کے وقت کا علم ہونا چاہیے۔ اب ہر چیز پر ایسی سنجیدگی طاری ہے جسے اس زمانے کے لیے سچائی پر ایمان رکھنے والے سب کو سمجھنا چاہیے۔ انہیں خدا کے دن کو پیش نظر رکھ کر عمل کرنا چاہیے۔ خدا کے فیصلے دنیا پر نازل ہونے والے ہیں، اور ہمیں اس عظیم دن کے لیے تیاری کی ضرورت ہے۔

"ہمارا وقت قیمتی ہے۔ ہمارے پاس آزمائش کے بس چند، نہایت کم دن ہیں جن میں ہمیں آنے والی لازوال زندگی کے لیے تیاری کرنی ہے۔ بے ترتیب سرگرمیوں میں وقت گنوانے کے لیے ہمارے پاس وقت نہیں۔ ہمیں خدا کے کلام پر صرف سرسری نظر ڈالنے سے ڈرنا چاہیے۔" شہادتیں، جلد 6، صفحہ 407۔